ہے۔نتیجہ یہ ہوا کہ اسلام کے ماننے والوں کا وقار خاک میں مل گیا اور ذلت ورسوائی کے دلدل میں دھکیل دیے گئے۔

افسوس! ہم نے وقت کی قدر نہیں کی ،اس کے تقاضوں سے چشم پوشی کی۔فلاح وترقی کے تمام اثاثے گنوا کر زمانے کے بدلتے تیور سے بے خبر و بے حس ہو کر غفلت کی چادر اوڑھ کر ایسے سو گئے کہ...... حوادث زمانہ اور ہماری تباہی و بربادی کی گرجتی بجلیوں کے شور سے بھی ہماری نیند نہیں ٹوٹی...... اور اگر بیدار بھی ہوئے تو کروٹ بدل کر پھر سو گئے۔

ہماری آنکھیں اس وقت کھلیں جب ایک شکستہ دیوار کی مانند ہم میں سینکڑوں دراڑیں پڑ چکی تھیں اور ضعف و کمزوری کا ہم پر غلبہ ہو چکا تھا۔ہمارے سامنے اپنے رب کے احکامات موجود تھے ،ہمیں یہ درس دیا گیا تھا کہ اللہ کی کتاب کو مانو اور اس پر عمل کرو تو اللہ تعالیٰ تمہیں سربلند کرے گا...... لیکن ہم نے عقل کے تمام دروازے بند کر لیے اور ان تمام سرمایوں کو ضائع کر دیا جن کی بدولت ہمارے سروں پر ''بہترین امت'' کا تاج رکھا گیا تھا۔

اللہ رب العزت کی طرف سے ہماری سربلندی وکامیابی کے وعدے کیے گئے تھے...... گلشن حیات کے شگفتہ پھولوں کو ہم نے اپنے قدموں تلے روند ڈالا۔نتیجہ یہ ہوا کہ ہمارا ہرا بھرا گلشن...... جہاں سے خوشبوؤں کی لپٹ اٹھ اٹھ کر ساری دنیا کو معطر کر رہی تھی...... اجاڑ اور ویران ہو گیا۔آج وقت ہم پہ قہر بن کر ٹوٹ پڑا ہے۔اور خوف ودہشت اور اپنی کمزوریوں کے بوجھ تلے ہمیں عرصہ حیات تنگ ہوتا محسوس ہو رہا ہے۔ہماری شناخت ایک انتہائی کمزور اور ضعیف قوم کی حیثیت سے قائم ہو چکی ہے۔رسول اللہ ﷺ کے فرمان کے مطابق ''آج دوسری قومیں ہمارے وجود کو مٹا دینے کے لیے ہم پر ٹوٹ پڑی ہیں۔''

لیکن! جنگ اُحد کی تاریخ ہماری سامنے ہے۔

اب بھی وقت ہے کہ شکستہ نہ ہوں...... مایوسیوں کی تیرگی سے باہر نکل کر ہم اپنی شکست کو فتح میں بدل سکتے ہیں۔لیکن شرط یہ ہے کہ دنیا وآخرت کی سربلندی وکامیابی کے لیے ہم اپنے دلوں میں قوت ایمانی پیدا کریں اور تمام شرعی اصولوں اور قوانین الٰہیہ کو اپنی زندگی میں لازمی طور پر نافذ کرنے کا عہد کر لیں تو ان شاء اللہ ہماری جانب بڑھتے ہوئے شوریدہ طوفانوں کا رخ پلٹ کر باطل قوتوں کے تمام منصوبوں کو تہس نہس کر کے رکھ دے گا۔اگر ہم نے دین اسلام کو اپنی عقل اور مرضی کے مطابق چلانے کی کوشش کی تو اللہ اپنے اصولوں اور قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں پر ظالم کو مسلط کر دے گا۔اللہ دنیا کی حکمرانی بھی ظالموں کے ہاتھوں سونپ دے گا۔یا ہمیں ہلاک کر کے ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کو پسند ہوگی اور وہی لوگ اللہ کے دین کی حفاظت کریں گے۔

واعظین

میاں انوار اللہ۔ اسلام آباد

حق و باطل کی کشمکش :

ستیزہ کار رہا ہے ازل سے تا امروز
چراغ مصطفوی سے شرارِ بولہبی

ابتدائے آفرینش سے ہی دنیا میں واعظ آتے رہے۔ سلسلہ بعثت انبیاء ورسل میں سب سے پہلے واعظ حضرت آدم علیہ السلام اور سب سے آخری حضرت محمد ﷺ ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ شیطان بھی ظہور پذیر ہوا۔ شیطان شروع سے ہی حسد وبغض کا مجسمہ تھا۔ اس لیے اس نے اللہ کے حکم پر آدم کو سجدہ کرنے سے صریحا انکار کر دیا اور بڑی ڈھٹائی سے اللہ تعالیٰ سے یوں ہم کلام ہوا ﴿أنا خير منه خلقتني من نار وخلقته من طين ۞﴾[ص:٧٦] ''میں اس سے بہتر ہوں تو نے مجھے آگ سے پیدا کیا اور اسے مٹی سے بنایا ہے'' اللہ نے اس کے حاسدانہ جواب پر راندہ درگاہ کر دیا اور حکم دیا ﴿فاخرج منها فانك رجيم ۞ وان عليك لعنتي إلى يوم الدين ۞﴾[ص ٧٧-٧٨] ''یہاں سے نکل جاؤ تو مردود ہے اور تجھ پر قیامت کے دن تک میری لعنت اور پھٹکار ہے'' ﴿قال رب فأنظرني إلى يوم يبعثون ۞ إلى يوم الوقت المعلوم ۞ قال فبعزتك لأغوينهم أجمعين ۞ إلا عبادك منهم المخلصين ۞﴾[ص:٧٧-٨٣] ''کہا! میرے رب مجھے لوگوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے دن تک مہلت دے۔ اللہ نے فرمایا تو مہلت والوں میں سے ہے، متعین وقت کے دن تک، کہنے لگا پھر تو تیری عزت کی قسم! میں ان سب کو یقیناً بہکا دوں گا، بجز تیرے ان چیدہ بندوں کے جو پر خلوص ہوں۔''

شیطان کے وعظ نے آدم کو عرش سے فرش پر بھجوا دیا :

﴿ويٰادم اسكن أنت وزوجك الجنة فكلا من حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظّٰلمين ۞ فوسوس لهما الشيطٰن ليبدى لهما ما وري عنهما من سوء ٰتهما وقال ما نهٰكما ربكما عن هذه الشجرة الا ان تكونا ملكين او تكونا من الخٰلدين ۞ وقاسمهما إني لكما لمن النّٰصحين ۞ فدلّٰهما بغرور فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سوء ٰتهما وطفقا يخصفٰن عليهما من ورق الجنة ونادٰهما

ربهما ألم أنهكما عن تلكما الشجرة وأقل لكما إن الشيطٰن لكما عدو مبين ۞ قالا ربنا ظلمنا أنفسنا وان لم تغفر لنا وترحمنا لنكونن من الخٰسرين ۞ قال اهبطوا بعضكم لبعض عدو ولكم في الارض مستقر ومتاع الٰى حين ۞﴾[الأعراف:۱۹۔۲۵] ''اور ہم نے حکم دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو۔ پھر جس جگہ سے چاہو دونوں کھاؤ۔ اور اس درخت کے پاس نہ جاؤ ورنہ تم دونوں ظالموں میں سے ہو جاؤ گے۔ پھر شیطان نے ان دونوں کے دلوں میں وسوسہ ڈالا۔ تاکہ ان کی پردہ شرمگاہیں جو ایک دوسرے سے پوشیدہ تھیں ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ کر دے اور کہنے لگا کہ تمہارے رب نے تم دونوں کو اس درخت سے اور کسی سبب سے منع نہیں فرمایا۔ مگر محض اس وجہ سے کہ تم دونوں کہیں فرشتے ہو جاؤ یا کہیں ہمیشہ زندہ رہنے والوں میں سے ہو جاؤ! اور ان دونوں کے روبرو قسم کھالی۔ کہ یقین جانیے میں تم دونوں کا خیر خواہ ہوں، سو ان دونوں کو فریب سے نیچے لے آیا۔ (تدلية اور إدلاء کے معنی ہیں کسی چیز کو اوپر سے نیچے چھوڑ دینا۔ گویا شیطان ان کو اطاعت کے بلند و بالا مقام سے اتار کر ممنوعہ درخت کا پھل کھانے کی پستی تک لے آیا) پس ان دونوں نے جب درخت کا پھل چکھا تو دونوں کا باپردہ بدن ایک دوسرے کے روبرو بے پردہ ہو گیا اور دونوں اپنے اوپر جنت کے پتے جوڑ جوڑ کر رکھنے لگے۔ اور ان کے رب نے ان کو پکارا۔ کیا میں تم دونوں کو اس درخت سے منع نہ کر چکا تھا اور یہ نہ کہا تھا کہ شیطان تمہارا صریح دشمن ہے؟! دونوں نے کہا: اے ہمارے رب! ہم نے اپنا بڑا نقصان کیا۔ اور اگر آپ ہماری مغفرت نہ فرمائے اور پر رحم نہ فرمائے تو واقعی ہم نقصان پانے والوں میں سے ہو جائیں گے۔ فرمایا: کہ نیچے ایسی حالت میں جاؤ کہ تم باہم ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے اور تمہارے لیے زمین میں رہنے کی جگہ ہے اور ایک وقت تک نفع حاصل کرنا ہے فرمایا تم کو وہاں ہی زندگی بسر کرنا ہے اور وہاں ہی مرنا ہے اور اسی میں سے تم نکالے جاؤ گے۔''

ان آیات کریمہ سے یہ بات روز روشن کی طرح نمایاں ہوتی ہے کہ شیطان حسد و بغض اور اکڑ کا مجسمہ ہے جو انسان کو سبز باغ دکھا کر تباہی کے گڑھے میں دھکیل دیتا ہے جبکہ بنی آدم کی گھٹی میں اعتراف گناہ اور توبہ واستغفار ہے۔ یہی چیز رب تعالی کو محبوب ہے۔ قیامت کے دن شیطان اپنے پیروکاروں سے براءت کا اظہار کر دے گا۔

شیطان کے سبز باغ کی حقیقت:

﴿وقال الشيطٰن لما قضى الأمر إن الله وعدكم وعد الحق ووعدتكم فأخلفتكم وما كان لي عليكم من سلطٰن الا أن دعوتكم فاستجبتم لي فلا تلوموني ولوموا أنفسكم ما أنا بمصرخكم وماأنتم

بمصرخی انی کفرت بما أشرکتمون من قبل)[ابراهیم:۲۲] ''اور جب کام کا فیصلہ کر دیا جائے گا تو شیطان کہے گا کہ اللہ نے تو تمہیں سچا وعدہ دیا اور میں نے تم سے جو وعدے کیے تھے ان کا خلاف کیا۔ میرا تم پر کوئی دباؤ تو تھا نہیں۔ ہاں میں نے تمہیں پکارا اور تم نے میری مان لی پس تم مجھے الزام نہ لگاؤ بلکہ اپنے آپ کو ملامت کرو نہ میں تمہارا فریاد رس ہوں نہ تم میرے فریاد رس ہو۔ میں تو سرے سے مانتا ہی نہیں کہ تم مجھے اس سے پہلے اللہ کا شریک مانتے رہے ہو۔''

آدم علیہ السلام کی اولاد پر شیطان کا مہلک وار:

آدم علیہ السلام کے بیٹوں ہابیل اور قابیل میں شادی کے بارے تنازعہ پیدا ہوا۔ اس تنازعے میں ہابیل حق پر تھا جبکہ قابیل زبردستی کرنا چاہتا تھا۔ یہ شیطان کا بہکاوا تھا ان دونوں بھائیوں کو اللہ کے حضور نذر و قربانی پیش کرنے کا حکم دیا گیا کہ جس کی قربانی قبول ہوگی اللہ کے حضور وہ حق پر ہوگا۔ آسمانی آگ آئی، ہابیل کی قربانی کو خاکستر کرگئی، اس کا مطلب شرف قبولیت ہوتا تھا۔ اس سے قابیل اور جل بھن گیا۔ حسد و بغض کا زور پھر شیطان کا بہکاوا۔ قابیل نے ہابیل کو قتل کر دیا۔ یہ دنیا کا پہلا قتل تھا۔ قرآن میں رب تعالی نے فرمایا ہے ﴿واتل علیهم نبأابنی ادم بالحق اذ قربا قرباناً فتقبل من أحدهما ولم يتقبل من الآخر قال لأقتلنک قال انما يتقبل الله من المتقين ۞ لئن بسطت الی یدک لتقتلنی ما أنا بباسط يدی الیک لأقتلک انی أخاف الله رب العٰلمين ۞ انی أريد أن تبوء باثمی واثمک فتکون من أصحٰب النار وذٰلک جزاء الظٰلمين ۞ فطوعت له نفسه قتل أخيه فقتله فأصبح من الخٰسرين ۞﴾[المائدة:۲۷۔۳۰] ''آدم علیہ السلام کے دونوں بیٹوں کا کھرا کھرا حال بھی انہیں سنا دو ان دونوں نے نذرانے پیش کیے۔ ان میں سے ایک کی نذر قبول ہوگئی اور دوسرے کی نامقبول، تو وہ کہنے لگا کہ میں تجھے قتل کر دوں گا۔ اس نے کہا کہ اللہ اہل تقوی کا ہی عمل قبول فرماتا ہے ۔ گو تو میرے قتل کے لیے دست درازی کرے لیکن میں تیرے قتل کی طرف ہرگز اپنا ہاتھ نہ بڑھاؤں گا۔ میں تو اللہ پروردگار عالم سے خوف کھاتا ہوں۔ میں تو چاہتا ہوں کہ تو میرا گناہ اور اپنے گناہ اپنے سر پر رکھ لے اور جہنمیوں میں شامل ہو جائے۔ ظالموں کا یہی بدلہ ہے۔''

پہلا قتل انسانی: قابیل کے نفس امارہ نے اپنے آپ کو بھائی کے قتل پر آمادہ کرلیا۔ اور اس نے اسے قتل کر ڈالا۔ جس سے وہ نقصان پانے والوں میں سے ہوگیا۔''

دیکھیے! شیطان نے پہلے قابیل کو ہابیل کا حق مارنے کا وعظ کیا۔ پھر ہر قیمت پر اسے حاصل کرنے پر اکسایا، ناانصافی